اسلام اور قادیانیت کا اصولی اختلاف

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
سابق شیخ التفسیر دار العلوم دیوبند

تسہیل

مولانا محمد عبد القوی

ناشر
مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت آندھرا پردیش

باسمہ تعالیٰ

اسلام اور قادیانیت کا اصولی اختلاف

مولف

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ

سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند

تسہیل

مولانا محمد عبدالقوی صاحب مدظلہ

ناشر

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھرا پردیش

بسم اللہ تعالیٰ

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب: اسلام اور قادیانیت کا اصولی اختلاف

صفحات: ۲۰

مصنف: مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ (سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند یوپی)

تسہیل: مولانا محمد عبدالقوی صاحب مدظلہٗ

قیمت: 20/-

ناشر: مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھرا پردیش

ملنے کے پتے

۱۔ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھرا پردیش حیدر آباد

۲۔ مکتبہ فیض ابرار متصل مسجدِ اکبری اکبر باغ

۳۔ ہندوستان پیپر ایمپوریم، مچھلی کمان حیدر آباد

۴۔ برکات بکڈپو خواجہ باغ سعید آباد، حیدر آباد

فہرستِ مضامین

پیش لفظ	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ	۴
تقدیم	مولانا محمد عبدالقوی صاحب دامت برکاتہم	۷
اختلاف نمبر ﴿۱﴾	قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف کی نوعیت	۱۰
اختلاف نمبر ﴿۲﴾	نبی اور رسول کا اختلاف	۱۰
اختلاف نمبر ﴿۳﴾	عقیدۂ ختمِ نبوت کا اختلاف	۱۱
اختلاف نمبر ﴿۴﴾	مدارِ نجات کون؟	۱۳
اختلاف نمبر ﴿۵﴾	قرآن مجید کی تفسیر کا معیار اور اعتبار	۱۴
اختلاف نمبر ﴿۶﴾	قادیانیوں کے نزدیک آخری آسمانی کتاب	۱۴
اختلاف نمبر ﴿۷﴾	فریضۂ جہاد کا انکار	۱۵
اختلاف نمبر ﴿۸﴾	رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین	۱۶
اختلاف نمبر ﴿۹﴾	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین	۱۶
اختلاف نمبر ﴿۱۰﴾	متفرقات مکہ مکرمہ، مسجدِ اقصیٰ، حج بیت اللہ وغیرہ	۱۷

پیش لفظ

ایک حدیثِ نبوی میں دین کولباس سے تشبیہ دی گئی ہے، کیوں کہ جس طرح لباس انسان کی حفاظت، اس کی شناخت اور زینت کا ذریعہ ہے، اسی طرح دین بھی انسان کے لئے دنیا وآخرت کی حفاظت ہے،اس کی زندگی کی آرئشگی اور اسکی پہچان کا سامان ہے،انسان کو پیدا ہوتے ہی لباس پہنایا جاتا ہے،اور جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے، نئے لباس کی ضرورت پیش آتی ہے، پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان شباب کے مرحلہ میں داخل ہوجاتا ہے اور قوت وصلاحیت کے اعتبار سے اوجِ کمال کو پہونچ جاتا ہے،اب جولباس اس کے لئے موزوں ہوتا ہے،اس کی موزونیت ہمیشہ کے لئے برقرار رہتی ہے،اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت پیش نہیں آتی،اسی طرح انسانی تہذیب کے ارتقاء کے اعتبار سے اس کے لئے شریعت کا نیا لباس مطلوب ہوتا ہے، یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خدا کے رسول بنائے گئے جب انسانی تمدن اپنے کمال کو پہونچ چکا تھا،اس لئے شریعتِ محمدی اس شان کے ساتھ نازل ہوئی کہ اب یہ قیامت تک انسانوں کے لئے کفایت کرتے رہے گی اور انسانیت کسی نئے لباس کی محتاج نہیں ہوگی،یہی وہ حقیقت ہے جس کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْناً (المائدة:۳) آج میں نے تم لوگوں کے لئے تمہارا دین مکمل کردیا ہے،اور تم پر اپنی نعمت (وحی) تمام کردی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

یہ اس بات کا صاف اعلان ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اب قیامت تک انسانیت آپ ہی کی نبوت کے زیر سایہ اپنا سفر طئے کرے گی،اس لئے کہ ختمِ نبوت امتِ مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور اس بات پر بھی اجماع واتفاق ہے کہ آپ

کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ خود بھی اور اس کے متبعین بھی کافر و مرتد، زندیق اور بلا شک و شبہ دائرہ اسلام سے باہر ہیں۔

بد قسمتی سے انگریزوں کی شہ پر ہندوستان میں مرزا غلامِ احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، آج کل قادیانی حضرات بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں اور جیسے مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں جن کے درمیان فروعی اختلاف پایا جاتا ہے، اس طرح کا اختلاف ہم سے بھی ہے، لیکن یہ محض دھوکہ اور مغالطہ ہے، اسلام اور قادیانیت میں ایک دو باتوں میں اختلاف نہیں بلکہ تمام بنیادی امور میں اختلاف ہے۔

اس سلسلہ میں معروف عالمِ دین اور محقق حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سابق شیخ التفسیر دار العلوم دیو بند و شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا ایک نہایت ہی اہم رسالہ ''اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف'' کے عنوان سے ہے، مولانا کاندھلویؒ اپنے عہد کے راسخین فی العلم میں سے تھے، انہوں نے تفسیر میں معارف القرآن، حدیث میں مشکوٰۃ شریف کی شرح ''التعلیق الصبیح'' (عربی) اور سیرت میں سیرتِ مصطفیٰ (تین جلدیں) جیسی مایہ ناز تالیفات چھوڑی ہیں، کلام و عقیدہ، حضرت مولانا کاندھلویؒ کا خاص موضوع تھا، اسلامی عقیدہ پر آپ کی مستقل تالیف ہے اور آپ کی تمام ہی کتابوں میں متکلمانہ طرز پوری طرح نمایاں ہے، اس نسبت سے ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں آپ کا بڑا اہم حصہ رہا ہے، اور اسی سلسلہ کا ایک شاہکار مولانا کا یہ رسالہ ہے۔

حضرت مولانا کاندھلوی بڑے عالم تھے، اور آپ کی تحریروں کا رنگ بھی عالمانہ اور مدرسانہ ہوا کرتا تھا، آج کل اردو زبان میں جو انحطاط ہے، اسکی وجہ سے نئی نسل کیلئے اس کو سمجھنا دشوار تھا، اللہ تعالیٰ جزاءِ خیر دے محترم دوست مولانا مفتی غیاث الدین صاحب زیدت حسناتہ کو کہ انہوں نے محبی فی اللہ حضرت مولانا محمد عبد القوی صاحب زید مجدہ کو اس رسالہ کو آسان زبان میں منتقل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور مولانا موصوف نے بڑی خوبی کے ساتھ اس فریضہ

کوانجام دیا، حقیقت یہ ہے کہ تسہیل وتیسیر نے اس کی افادیت کو دو چند کردیا ہے، اور اب عوام وخواص دونوں ہی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں، اس کتاب میں دس اصولی اختلاف کا خود مرزا کی تحریروں کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے، واقعہ ہے کہ اگر کوئی شخص طلبِ حق کی نیت سے صرف اس رسالہ کو پڑھ لے تو وہ یقینی طور پر اس بات کو جان لے گا کہ قادیانیت کفر ہے، یہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے ایک فرقہ نہیں ہے، بلکہ یہ اسلام کے خلاف بغاوت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے تاجِ نبوت کو اتار کر خود پہننے کی نازیبا اور نامراد کوشش ہے!۔

مجلس تحفظ ختم نبوت آندھرا پردیش کے مقاصد میں سے یہ بھی ہے کہ ردِ قادیانیت کے موضوع پر مفید کتابیں شائع کی جائیں، اور انہیں لوگوں تک پہونچایا جائے، یہ رسالہ اسی سلسلہ کی ایک کوشش ہے، اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کی قبر کو نور سے معمور فرمائے، تسہیل کنندہ کو شایانِ شان اجر عطا کرے، امتِ محمدیہ کی اس فتنہ سے حفاظت فرمائے اور ہم گناہگاروں اور معصیت شعاروں کو اس مبارک تحریک کی گرد راہ بننے کا شرف عطا ہو، تاکہ قیامت کے دن اپنی کوتاہ اعمالیوں کے ساتھ اپنے آقا ومولا کی بارگاہ میں اپنی حقیر کوششوں کی یہ سوغات پیش کر سکیں اور شفاعتِ محمدی میں حصہ دار ہونے کا بہانہ ہاتھ آجائے، کہ ہم گناہگاروں کے لئے رحمتِ خداوندی اور شفاعتِ محمدی کی امید کے سوا نہ کوئی زادراہ ہے اور نہ کوئی متاعِ امید۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

خالد سیف اللہ رحمانی

(خادم مجلس تحفظ ختم نبوت آندھرا پردیش)

۱۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ

م ۲۴/ جون ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

اسلام ایک مکمل دین اور اللہ تعالیٰ کی آخری شریعت ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں میں سب سے آخری پیغمبر ہیں، مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب نہ کوئی نبی تشریف لائیں گے، نہ کوئی کتاب بھیجی جائے گی، نہ اس کی کوئی ضرورت ہے، قرآن کریم کی بے شمار آیات اور سینکڑوں احادیثِ صحیحہ میں اس عقیدہ کی صراحت موجود ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی سے اس کے برخلاف بعض شقی و ناسعید لوگوں نے آپ کی ختمِ نبوت کا انکار کر کے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا لیکن اکثر لوگ اپنے انجام کو پہونچا دئے گئے۔

ان شقی و بدنصیب لوگوں میں ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے، جس نے پہلے پہل مسلمانوں کو ریجھانے کے لئے اسلام کے دفاع کے عنوان سے کام کرنے کا فریب دیا، پھر جب ذرا قبولیت حاصل ہوئی تو اپنے اصل مقصد کو ظاہر کرتے ہوئے ولایت، مہدویت اور مسیحیت کے دعوے کرتے کرتے بالآخر نبوت و رسالت بلکہ ختمِ نبوت کا مدعی بن بیٹھا، کچھ جاہل عقیدۂ صحیحہ سے بے خبر مسلمان اس جال میں پھنس گئے، اور اب یہ فتنہ ایک عالمی تحریک کی شکل اختیار کر گیا، لیکن علماء کرام روزِ اول ہی سے اس فتنہ کا تعاقب کرتے ہوئے ختمِ نبوت کے تحفظ کا اپنا فرض انجام دیتے آرہے ہیں، اور انشاء اللہ اس فتنہ کی تابوت میں

آخری کیل ٹھوکنے تک انجام دیتے رہیں گے۔

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی بہت بڑے عالم دین گذرے ہیں، وہ مفسرِ قرآن اور شیخ الحدیث تھے، ان کی بہت سی علمی کتابیں ہیں، انہوں نے بھی عوام الناس کو اس ''فتنۂ قادیانیت'' سے خبردار اور ہوشیار کرتے ہوئے مرزا غلام احمد اور ان کے متبعین کے ایسے اقوال وعقائد کو ان کی کتابوں کے حوالے سے مختصر جمع فرمادیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں بلکہ اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے ماننے والے ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ اسلام جس کو لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے، جس پر صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ، ائمہ، فقہاء محدثین علماء واولیاء اور تمام مسلمانوں کا ایمان ہے وہ اور مذہب ہے، قادیانی جس چیز کا دعویٰ کرتے اور اسے مانتے ہیں وہ اور مذہب ہے، دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

اس رسالہ کی زبان قدیم اور عالمانہ تھی، حضرت مولانا مفتی غیاث الدین صاحب زید مجدہ کی ایماء پر احقر نے اسکی تسہیل وترتیب کردی ہے، کہ عوام الناس کے لئے استفادہ آسان ہوجائے۔

حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے اس کو شرفِ قبول عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو ہر قسم کے زیغ وضلال سے محفوظ ومامون فرمادیں۔ (آمین)

محمد عبدالقوی

ناظم ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

۱۸ر جمادی الثانیہ ۱۴۲۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین

والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین

وعلی اٰلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین اما بعد

قادیانیوں کے بارے میں بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ وہ بھی اسلام ہی کا ایک ''فرقہ'' ہے، صرف جزوی وفروعی مسائل میں کچھ اختلاف ہے، جیسے اور بھی اسلامی فرقے اور جماعتیں مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں اسی وجہ سے ایسے لوگ قادیانیوں کو ''مرتد، خارج اسلام، اور کافر'' سمجھنے اور کہنے سے کتراتے ہیں۔

حالانکہ ''قادیانیت'' کو اسلام ہی کا ایک فرقہ یا ایک جماعت سمجھنا بالکل غلط بات ہے، ایسا خیال اسلام اور اس کے بنیادی اصولوں سے لاعلمی اور ناواقفیت کا نتیجہ ہے اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ خود بہت سے مسلمانوں کو اسلام کے بنیادی احکامات کا صحیح معنوں میں علم بھی نہیں ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر مذہب کے کچھ اصول اور عقائد ہوتے ہیں جو اس مذہب کی پہچان اور خصوصیت ہوتی ہیں، یعنی ان اصولوں سے وہ مذہب دوسرے مذہبوں سے الگ کیا اور پہچانا جاسکتا ہے، چنانچہ اسلام کے بھی کچھ بنیادی احکام اور اصول وعقائد ہیں، ان اصول وعقائد کے اندر رہ کر کوئی اختلاف ہو تو اس کو ''فروعی اختلاف'' کہتے ہیں، ایسا اختلاف کرنے والا اسلام ہی میں رہتا ہے، اس کو مسلمان ہی کہتے ہیں لیکن اگر کسی کو ان اصولوں ہی سے اختلاف ہو اور وہ ان اصولوں اور عقائد کے حدود سے نکل جائے تو پھر ایسا شخص مسلمان باقی نہیں رہتا، اس کو مرتد اور خارج اسلام کہتے ہیں، قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایسا ہی اصول اور عقائد کا اختلاف پایا جاتا ہے، اسی وجہ سے ''قادیانی فرقہ'' مرتد اور خارج اسلام ہے، اس اصولی اختلاف کی تھوڑی سی وضاحت اس رسالہ میں کی جارہی ہے تاکہ مسلمانوں کی غلط فہمی دور ہو کر صحیح بات کا علم ہو سکے۔

(۱) قادیانیوں کا اسلام اور مسلمانوں سے اصولی اور اعتقادی اختلاف ہونے کا دعویٰ صرف ہم مسلمانوں ہی کا نہیں ہے خود ان کا ہی کہنا ہے کہ مسلمانوں سے ان کا اختلاف ''فروعی نہیں اصولی ہے''، چنانچہ ان کی کتاب ''مجموعہ فتاویٰ احمدیہ'' کی یہ عبارت ملاحظہ کیجئے۔

یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں (یعنی مسلمانوں) کے درمیان میں کوئی فروعی اختلاف ہے (اس لئے کہ) کسی مامور من اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے) کا انکار کفر ہو جاتا ہے، ہمارے مخالف حضرات (مسلمان) مرزا صاحب کی ماموریت (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے) کے منکر ہیں، بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیسے ہوا؟ (فتاویٰ احمدیہ ص:۲۷۴)

بہرحال ہم مسلمانوں کے نزدیک بھی قادیانیوں کا اسلام اور مسلمانوں سے اختلاف اصولی ہے فروعی نہیں، اور خود قادیانیوں کا کہنا بھی یہی ہے کہ ان کے ہمارے درمیان اختلاف اصولی ہے فروعی نہیں، پس! اس سے معلوم ہو گیا کہ ''قادیانیت اور اسلام'' دو علیحدہ مذہب ہیں۔

(۲) نبی کے بدلنے سے مذہب اور قوم بھی بدل جاتے ہیں، جیسے اگر کوئی شخص صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہے تو وہ عیسائی اور صرف موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہے تو یہودی کہلاتا ہے، مسلمان اور محمدی کہلانے کا مستحق نہیں ہے، اسی طرح کوئی یہودی یا عیسائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کو آخری نبی مان لے تو اس کے بعد وہ یہودی اور عیسائی نہیں کہلاتا بلکہ مسلمان کہلاتا ہے۔ مسلمان خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا نبی اور آخری نبی مانتے ہیں، جبکہ قادیانی لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا نبی اور رسول تسلیم کرتے ہیں، چنانچہ ان کی کتاب ''تتمہ حقیقۃ الوحی میں'' ہے۔

میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے مجھے بھیجا ہے اس نے میرا نام ''نبی'' رکھا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص:۶۸) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص:۱۱۰)

پس معلوم ہوا کہ جب قادیانیوں کا نبی الگ اور ہمارے نبی الگ ہیں، تو دونوں کا مذہب اور دین بھی جدا ہے، اسی لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو مرزائی غلامی یا قادیانی تو کہا جاسکتا ہے مگر مسلمان اور محمدی نہیں کہا جاسکتا۔

(۳) تمام مسلمانوں کا بنیادی واجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، جن کے بعداب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، قرآن کریم کی آیت "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ " (الاحزاب:۴۰) اور متعدد احادیث کی روشنی میں صحابہ کرامؓ اور تابعین اور پوری امتِ مسلمہ کے تمام علما کا یہی عقیدہ ہے اور سب کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم ہوچکا ہے، اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، یہ اسلام کا ایسا بنیادی واصولی عقیدہ ہے جس سے کسی اسلامی فرقہ یا جماعت کو اختلاف نہیں ہے، (جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ ہے تو وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں، اسی حال میں آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور جب تشریف لائیں گے تو ہمارے نبی کے دین کو نافذ کرنے کے لئے تشریف لائیں گے کوئی نئ نبوت لے کرنہیں آئیں گے، اس لئے ان کے آنے سے ہمارے نبی کے آخری نبی ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا)۔

تمام مسلمانوں کے برخلاف قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا، غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ

تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے وہ نعمتیں کیوں کر پاسکتے ہوں، لہذا ضروری ہوا کہ تمہیں یقین ومحبت کے مرتبہ تک پہونچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں، جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ (لیکچر سیالکوٹ ص:۳۲) میں کوئی نیا نبی نہیں مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں۔ (الحکم ۱۰/ اپریل ۱۹۰۸ء) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (الحکم ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء)

اس طرح غلام احمد قادیانی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری رہنے کا اپنا الگ عقیدہ بناتے ہوئے اپنی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے اور اس کے متبعین مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنا نبی تسلیم کرتے ہیں اور ختمِ نبوت کی واضح آیتِ قرآنیہ کے معنی میں تحریف کرتے ہیں، چنانچہ وہ ہمارے اس اجماعی عقیدہ کی نامعقول تشریح اس طرح کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا، یعنی آپ کو افاضہ کمال (یعنی کمالات عام کرنے) کے لئے مہر دی، جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام ''خاتم النبیین'' ٹھرا۔ (حاشیۃ حقیقۃ الوحی ص:۹۷)

یہ اور اسکے علاوہ مزید تشریحات کے ذریعہ مرزا اور اسکے متبعین یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آیت میں خاتم کے معنی آخری کے نہیں بلکہ ایسی مہر کے ہیں جسے لگا لگا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو نبی بناتے رہتے ہیں، جب کہ مرزائیوں کو چھوڑ کر پوری امتِ مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں جیسا کہ احادیثِ صحیحہ میں اس کی وضاحت موجود ہے، چنانچہ اسلام میں سب سے پہلے اسی بات پر امت کا اجماع ہوا ہے کہ جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، اُسے قتل کردینا چاہیے، چنانچہ خود آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں جب اسود عنسی نامی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو اس کے قتل کا حکم دیا چنانچہ اس کا سر قلم کردیا گیا، پھر صدیقِ اکبر نے خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں مسیلمہ کذاب کے قتل کے لئے لشکر روانہ فرمایا، چنانچہ مسیلمہ اور اس کے ۲۸/ ہزار ماننے والوں کو جہنم رسید کردیا گیا، اسی طرح طلیحہ اسدی نے دعویٰ نبوت کیا تو صدیقِ اکبرؓ نے بھی اس کے قتل کا حکم دیا، چنانچہ وہ بھی مارا گیا۔ اسی طرح حارث نامی ایک شخص جب دعویٰ نبوت کیا تو خلیفہ عبدالملک نے صحابہؓ و تابعینؒ کے بالاتفاق فتویٰ کے بعد اس کو

قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا، خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں بھی ایک شخص کو دعوئے نبوت پر عدالت کے فیصلے کے مطابق قتل کر دیا گیا، جس کا مطلب یہی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، ان کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہیں آئے گا، جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد ہے اور جو اس کو نبی مان لے وہ بھی مرتد ہے، اور معلوم ہونا چاہیے کہ ارتداد کی سزا اسلام میں (اگر حاکم اسلام موجود ہو تو) قتل ہے۔

حتی کہ خود قادیانی مذہب میں بھی ان کے نبی بلکہ خلیفہ کو نہ ماننے والے کی سزا قتل ہی ہے، چنانچہ حکیم نورالدین قادیانی کا کہنا ہے۔

مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے، اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کر دے، اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔ (تشحید الاذہان جلد۹: شمارہ:۱۱ صفحہ۱۲)

(۴) تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ اخروی نجات کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان اور انہی کی اتباع کافی ہے، لیکن قادیانیوں کے لئے اتنا کافی نہیں ہے بلکہ جب تک کوئی شخص مرزا غلام احمد کی نبوت پر ایمان نہیں لائے گا وہ کافر ابدی اور جہنم کا مستحق رہے گا، اس سے نکاح جائز نہیں نہ اس پر نمازِ جنازہ درست ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

جو شخص ہمارا مخالف ہے وہ یہودی عیسائی مشرک اور جہنمی ہے۔ (تبلیغ رسالت ۹ ص:۲۷) ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص:۱۶۳) بلاشبہ ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔ (درثمین ص:۲۹۴) کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ (آئینہ صداقت ص:۳۵)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان جو قادیانی نبی کو نہیں مانتے وہ سب قادیانیوں کے نزدیک کافر، مشرک اور جہنمی ہیں صرف وہی لوگ مسلمان ہیں۔ (نعوذ باللہ)

(۵) مسلمانوں کا اعتقاد یہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر اصلاً وہی معتبر ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ خود قرآن کریم میں بھی آپ ؐ کو مفسر قرآن بتلایا گیا ہے، اگر آپ ؐ کی تفسیر نہ ملے تو پھر صحابہؓ و تابعین کی تفسیر کا اعتبار کیا جائیگا۔ مگر مرزا صاحب اور ان کے معتقدین کا کہنا یہ ہے کہ قرآن کریم کی صرف وہی تفسیر معتبر ہے جو مرزا صاحب بیان کریں چاہے ان کی بیان کی ہوئی تفسیر احادیثِ صحیحہ اور پوری امت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

دیکھئے کیا کہتے ہیں موصوف!

محمد میں اور ہمارے میں بڑا فرق ہے کیوں کہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید مل رہی ہے۔ (نزول المسیح ص:۹۶) میرے اس دعوے کی بنیاد حدیث نہیں، قرآن اور وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ ہاں تائید کے طور پر وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں۔ اور میری وحی کی معارض (خلاف) نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (تحفۂ گولڑویہ ص:۱۰)

ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ قادیانیوں کا یہ اختلاف بھی اصولی و اعتقادی ہے جزوی نہیں ہے جو قادیانیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اور ان کے مذہب کو اسلام کے علاوہ دوسرا مذہب بنا دیتا ہے۔

(۶) مسلمان قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب سمجھتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ اس کے بعد اب کوئی کلام یا کتاب اللہ تعالیٰ قیامت تک نازل نہیں فرمائیں گے، لیکن قادیانیوں کے نزدیک مرزا کے دعوے بھی قرآن کے برابر ہیں ان پر ایمان لانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ قرآن کریم پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور مرزا کے من گھڑت الہامات کی تلاوت بھی قرآن کی

تلاوت ہی کی طرح عبادت ہے، مرزا صاحب کی وحی بھی ایسا ہی معجزہ ہے جیسا کہ قرآن کریم معجزہ ہے ان کا عقیدہ ملاحظہ کیجئے۔

اورخدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو (پاروں) سے کم نہ ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی ص:۹۱) جو سرور و یقین قرآن شریف سے پیدا ہوتا ہے وہ کسی اور (کتاب) سے نہیں ہوتا اسی طرح وہ سرور و لذت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں کو پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے اور کسی کتاب کو پڑھنے سے نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی وحی اپنی جماعت کو سنانے پر مامور ہیں، جماعتِ احمدیہ کو اس وحی پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے (النبوۃ فی الاسلام ص:۲۸)

(۷) اسلامی عقیدے کے مطابق جہاد ایک عبادت ہے اور اس کا حکم اپنی تفصیلات کے ساتھ اس وقت تک باقی ہے جب تک اسلام باقی ہے قرآن وحدیث میں بے شمار جگہوں پر اس کا ذکر ہے، اس کی ترغیب اور احکام موجود ہیں مگر مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میرے آنے سے جہاد کا حکم منسوخ ہو گیا، بالخصوص انگریزوں سے جہاد کرنا حرام قطعی ہے۔

سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں ہے ہماری طرف سے امن اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا۔

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ وقتال

(اربعین:۴ص:۱۵)

مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کردیا گیا۔ کافروں سے لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا (خطبہ الہامیہ ص:۲۵) یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹادیا جائے۔ (اعجازِ احمدی ص:۳۴)

(۸) اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام تمام انسانوں سے افضل ہیں، بالخصوص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے بھی افضل ہیں، کوئی شخص کتنا ہی نیکوکار اور متقی ہوجائے نبی کے برابر نہیں ہوسکتا، اس کے برخلاف قادیانیوں اور مرزا غلام احمد کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہے۔

محمد میں اور ہمارے میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ (نزول المسیح ص:۹۶) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔
(دافع البلاء ص:۲)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جسے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
(پیغام صلح ۲۴ رمارچ ۱۹۱۶ء)

یعنی غلام احمد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا (نعوذ باللہ) دوسرا جنم ہے اور وہ دوسرے جنم میں پہلے سے زیادہ کامل صلاحیت کے ساتھ ظاہر ہوئے ہیں۔

(۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے اولوالعزم پیغمبر ہیں، قرآن کریم نے ان کی تعریف اور پاکبازی کا اعلان کیا ہے، ان کی والدہ کو صدیقہ اور پاکباز قرار دیا ہے، سب مسلمان ان کے

بارے میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں، لیکن مرزا غلام احمد ان کے بارے میں جو ناپاک عقیدہ رکھتا ہے اور ان کی شان میں جس طرح کی گستاخیاں کرتا ہے اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، بیان کرنا تو دور کی بات ہے، لیکن قادیانیوں کے عقائد کو سمجھنے کے لئے اس کی بھی ایک آدھ مثال ملاحظہ کر لیجئے۔

اگر مسیح بن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا اور جو نشان مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔ (حقیقۃ الوحی ص:۱۴۸) (حضرت) مسیح کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۵) یہ بھی یاد رہے کہ آپ (حضرت مسیح) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۵)

(۱۰) اس کے علاوہ مرزا صاحب نے قرآن کریم کی بے شمار آیات جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئیں مثلاً ''اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحاً مُّبِیۡناً ، اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ، قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ ، وغیرہ بہت سی آیات کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے جب کہ ان تمام آیات کے مصداق امتِ مسلمہ کے نزدیک بالاتفاق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

نیز قادیانیوں کے نزدیک

قادیان کی زمین	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرح ہے	(براہین احمدیہ ص:۵۵۸)
قادیان کی مسجد	مسجدِ اقصیٰ کی طرح ہے	(الفضل جلد ۱۹۱۵ ص:۶)
قادیان کی حاضری	حج بیت اللہ کی طرح ہے	(الفضل جلد ۲۴ ص:۶۴)
مرزا کے دیکھنے والے	صحابہ کرام کی طرح ہیں	(الفضل جلد ۲۴ ص:۶۴)
قادیان کا قبرستان	روئے زمین کے ہر قبرستان سے بہتر ہے	(ملفوظات احمدیہ ص:۴۱۶)

جب کہ اہل اسلام کے اعتقادات اس کے بالکل خلاف ہیں۔

بہر حال یہ چند مثالیں ہیں جن کے ذریعہ یہ بات ہم مسلمانوں کے سامنے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب رکھتے ہیں ، اور ایک متوازی دین کے دعویدار ہیں ، اس لئے مسلمانوں کے نزدیک کسی طرح وہ مسلمان نہیں ہو سکتے ، ان کا اپنے کو مسلمان کہنا مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرنا ہے۔

قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ صاف طور پر یہ کہا کریں کہ ہماری الگ کتاب ہے ، الگ نبی ہے ، الگ دین ہے ، اپنے جھوٹے نبی ، جھوٹی کتاب اور جھوٹے دین کو اسلام بلکہ حقیقی اسلام بتلانا چھوڑ دیں۔

مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ ان کے جھوٹے پروپیگنڈہ اور تاویلاتِ باطلہ کو سمجھیں ، انہیں ٹھکرا کر اپنے دین حق پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

کیونکہ نہ وہ مسلمان ہیں اور نہ اسلام اور اس کے اصولی عقائد سے ان کا کوئی تعلق ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت فرما دیں ، اور ہر قسم کے فریب اور مکر سے بچائیں۔ (آمین)

وصلی الله علی خاتم الانبياء والمرسلين

ختمِ نبوت پر میرا سب کچھ قربان ہے

ختم نبوت رحمتِ عالم کی پہچان ہے — ختم ِ نبوت پر میرا سب کچھ قربان ہے
ختمِ نبوت روح رواں ہے ملت کی — ختم ِ نبوت اہل ِ ایمان کی جان ہے
ختمِ نبوت کا ہر منکر کافر ہے! — ہے قرآن وسنت میں اس کا اعلان
مرزا کافر ہے اور اس کی امت بھی — بالکل سچ ہے اس میں شک نہ کرنا نادان
کی توہین اس نے عیسیٰؑ بن مریم کی — برسے اس پر دائم لعنت کی باران
ہیں انگریز کے دم چھلے سب مرزائی — ہے تاریخی حقیقت اب تو مان نہ مان
ہے دجال جو دعویٰ کرے نبوت کا — اسود عنسی ہو یا کہ مرزا شیطان
عورتوں سے دبواتا ہے اپنی ٹانگیں — نبی کجا وہ نہیں تھا ایک شریف انسان
میرے آقاؐ کی تو شان نرالی ہے — تھے جبریل امیں جیسے جن کے دربان
مستورات کو بیعت کیا تھا چادر سے — مس نہ کیا تھا ہاتھ سے نبی کی شان
پرچم حق لے کر اٹھو اے حق والو! — ملک بنے مرزائیت کا گورستان
جو بھی تحفظ کریں گے ختمِ نبوت کا — فوز وفلاح کا وہی تو جیتیں گے میدان
انورؒ ویوسفؒ پیر بخاریؒ اور محمودؒ — کر گئے رحمت ِ حق کا دنیا میں سامان
جو ایمان کا دیا ہے روشن سینے میں — ہے لا ریب یہ سرورِ عالم کا فیضان
سن کے رحیمی کی ان سچی باتوں کو — جھومتے ہیں خوش ہو کر عاقل پیر وجان

از: قاری عبدالرحمٰن رحیمی

اپیل

تعجب ہے آپ کی مسلمانی پر!

آپ کیسے یہ گوارہ اور برداشت کر سکتے ہیں کہ آپ ہی کی طرح اللہ تعالیٰ اور نبی آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والے آپ کے دینی وایمانی بھائی اسلام کی روشنی سے نکل کر کفر وارتداد کی تاریکیوں میں گم ہوجائیں؟؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ قادیانی اور ان جیسے کتنے ہی ایسے غارت گران ایمان ہیں جنہوں نے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں کو ان کی معاشی پریشانیوں کا فائدہ اٹھا کر، ان کی دینی ومذہبی ضرورتوں (مساجد کی تعمیر، بچوں کی تعلیم وتربیت، اماموں کی تنخواہ) کی تکمیل کا بہانہ بنا کر انھیں اپنی کفر وارتداد کی ناپاک سرگرمیوں کا نشانہ بنا رکھا ہے۔

امتحان ہے آپ کی غیرت وحمیت کا!

آپ کا عملی اقدام، تعاون ونصرت کا بھرپور جذبہ ان مسلمان بھائیوں کو ان کے عقیدۂ وایمان پر باقی رکھ سکتا ہے، ورنہ .... ہماری غفلت وبے توجہی انھیں کفر وارتداد کی تیز وتند آندھیوں کے حوالہ بھی کر سکتی ہے (نعوذ باللہ)

آیئے! دین وملت کیلئے کچھ کر گذر جانے کے جذبہ کے ساتھ آگے بڑھیئے! تاجِ نبوت کی پاسبانی اور فتنۂ قادیانیت کی مکمل بیخ کنی کے لئے مجلس تحفظ ختمِ نبوت ٹرسٹ آندھراپردیش کے زیر نگرانی دیہات وقریہ جات میں مساجد کی مکمل رجزوی تعمیر کا بیڑہ اٹھایئے، اپنی حیثیت ووسعت کے بقدر بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لئے مکتب کے قیام کا ذمہ لیجئے اور امام ومعلم کی تنخواہ کا نظم کیجئے!

یہ آپ کا اہم دینی فریضہ ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت وگہری وابستگی کا تقاضہ بھی۔

پتہ

مجلس تحفظ ختمِ نبوت ٹرسٹ آندھراپردیش حیدرآباد اے، پی

Majlis e Tahhafuz Khatme Nabuwwat Trust Hyd.

Ph:& Fax:040-24562051

تحریکِ ختمِ نبوت کے بارے میں.........

"دین مکمل ہوگیا، وحی کا سلسلہ بند ہوگیا کیا یہ ممکن ہے کہ دین میں کمی بیشی ہوتی رہے اور میں زندہ رہوں"

﴿خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ﴾

"یہ بات ہم پر کھل گئی کہ گلی کا کتا ہم سے بہتر ہے اگر ہم ختم نبوت کی حفاظت نہ کرسکیں"

﴿حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ سرخیل تحریک ختم نبوت﴾

"جو جان مانگو تو جان دیدیں گے، جو مال مانگو تو مال دیدیں گے، ہم سے یہ نہ ہوسکے گا کہ نبی کا جاہ وجلال دیدیں"

ختم نبوت کا جو طرف دار نہیں ☆ لاریب جنت کا وہ سزاوار نہیں

ملنے کا پتہ

ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

Khaja Bagh, Saeedabad, Hyd., A.P.

Al Balagh Graphics, Cell: 9441025508